بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴۰

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم پنجشنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۷/۲۲	۴ شہادت ۱۳۴۷ہش ۵ محرم الحرام ۱۳۸۸ھ ۴ اپریل ۱۹۶۸ء	نمبر ۷۲

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہر نبی خواہ وہ کسی زمانہ میں گزرا ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ممنونِ احسان ہے

خدا نے آپ کو وہ کتاب عطا کی جس نے گزشتہ نبیوں کی صداقتیں بھی ہم پر ظاہر کر دیں

(۱) "اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہ آئے ہوتے اور قرآن شریف جس کی تاثیر ہمارے ائمہ اور اکابر قدیم سے دیکھتے آئے اور آج ہم دیکھ رہے ہیں نازل نہ ہوا ہوتا تو ہمارے لئے یہ امر بڑا ہی مشکل ہوتا کہ جو ہم فقط بائبل کے دیکھنے سے یقینی طور پر شناخت کر سکتے کہ حضرت موسیٰ اور حضرت مسیح اور دوسرے گزشتہ نبی فی الحقیقت اسی پاک اور مقدس جماعت میں سے ہیں جن کو خدا تعالےٰ نے اپنے لطفِ خاص سے اپنی رسالت کے لئے چن لیا ہے۔ یہ ہم کو فرقان مجید کا احسان ماننا چاہیئے جس نے اپنی روشنی ہر زمانہ میں آپ دکھلائی اور پھر اس کامل روشنی سے گزشتہ نبیوں کی صداقتیں بھی ہم پر ظاہر کر دیں اور یہ احسان نہ فقط ہم پر بلکہ آدمؑ سے لے کر مسیحؑ تک ان تمام نبیوں پر ہے کہ جو قرآن شریف سے پہلے گزر چکے اور ہر یک رسول اس عالی جناب کا ممنونِ منت ہے جس کو خدا نے وہ کامل اور مقدس کتاب عنایت کی جس کی کامل تاثیروں کی برکت سے سب صداقتیں ہمیشہ کے لئے زندہ ہیں جن سے ان نبیوں کی نبوت پر یقین کرنے سے ایک راستہ کھلتا ہے اور ان کی نبوتیں شکوک اور شبہات سے محفوظ رہتی ہیں۔" (براہین احمدیہ حصہ سوم ص۲۶۱ حاشیہ در حاشیہ ۱)

(۲) "وجود باجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر یک نبی کے لئے متمم اور مکمل ہے۔" (براہین احمدیہ حصہ سوم ص۲۶۳ حاشیہ ۱۱)

(۳) "مسیح کو جو کچھ بندگی ملی وہ بوجہ تابعداری حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ملی کیونکہ مسیح کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود کی خبر دی گئی اور مسیح آنجناب پر ایمان لایا اور بوجہ اس ایمان کے مسیح نے نجات پائی۔"

(الحکم ۳۰ر جون ۱۹۰۱ء)

اخبار احمدیہ

—• ربوہ ۳ر اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

—• ربوہ — مکرم مولوی روشن دین احمد صاحب مبلغ کینیا (مشرقی افریقہ) مورخہ ۳۰-۳-۶۸ کو بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ میں تشریف لے آئے ہیں۔ احباب ربوہ نے اسٹیشن پر آپ کا پھولوں کے ہار پہنا کر استقبال کیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ ان کا ربوہ میں آنا مبارک کرے اور مزید خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

—• آجکل شعبہ شماریات تعلیم الاسلام کالج کے تحت طلباءِ کالج، ربوہ کا شماریاتی جائزہ لے رہے ہیں۔ اہل ربوہ سے گزارش ہے کہ طلباء سے پورا پورا تعاون فرمائیں۔

(پرنسپل)

—• محترم ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب کئی دنوں سے بعارضہ پیچش بیمار ہیں اب نسبتاً افاقہ ہے۔ احباب ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ضروری اعلان

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

سال گزشتہ کی طرح امسال بھی کراچی سے ڈاکٹروں کی ایک ٹیم ربوہ میں امراض قلب کی ریسرچ کے لئے آئی ہے۔ یہ ٹیم فضل عمر ہسپتال میں صبح ۸ بجے تا ۱۲ بجے دوپہر مردوں کو اور ۲ بجے بعد دوپہر تا ۵ بجے شام مستورات کو دیکھے گی۔

گزشتہ سال جنہوں نے معائنہ کروایا تھا ان کا تفصیلی نتیجہ بھی آ چکا ہے احباب حاصل کر لیں۔ گزشتہ سال ۳۰ سال سے اوپر کے احباب جو معائنہ کروانے سے رہ گئے تھے فی الحال یہ ٹیم ان کا معائنہ کر رہی ہے جنہوں نے ابھی تک معائنہ نہیں کروایا وہ فوری طور پر معائنہ کروائیں۔ نیز اس سلسلہ میں جن احباب تک ہمارے فیلڈ ورکر نہ پہنچیں ان سے تعاون کی درخواست ہے۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۴ راپریل ۱۹۶۸ء

مومن کا مطمح نظر اور ہمارا فرض

دنیا میں ہر انسان کا کوئی نہ کوئی مطمح نظر ہوتا ہے جس کے حصول کے لئے وہ کوشش کرتا ہے کسی کا مطمح نظر مال ہوتا ہے اس کی ساری کوششیں مال و دولت حاصل کرنے کے لئے وقف ہوتی ہیں۔ دنیا میں کوئی اولاد کا خواہشمند ہوتا ہے۔ وہ ہر دم اسی غم میں گھُل رہا ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لئے دوسرے انسانوں سے علیحدہ ایک نہایت ارفع و اعلیٰ مطمح نظر مقرر فرمایا ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ ایک دوسرے سے نیکیوں میں سبقت لے جانے کی کوشش میں لگے رہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ

یعنی ہر ایک (شخص) کا ایک (نہ ایک) مطمح نظر ہوتا ہے۔ جسے وہ (اپنے آپ پر) مسلط کر لیتا ہے۔ سو (تمہارا مطمح نظر یہ ہو کہ) تم نیکیوں (کے حصول) میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ (تفسیر صغیر)

اللہ تعالیٰ اور لوگوں کو بھی مال اور اولاد عطا کرتا ہے اور مومن کو بھی عطا کرتا ہے۔ اور لوگ تو یہ سمجھتے ہیں کہ مال اور دولت کا ہمیں عطا ہونا اس بات کی علامت ہے کہ ہم نیکیوں میں ترقی کر رہے ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں ہوتا۔ برخلاف اس کے مومن سمجھتا ہے کہ مال اور اولاد کا ملنا جہاں ایک انعام ہے وہاں ایک آزمائش بھی ہے۔ وہ اسے بھی نیکیوں میں مزید ترقی کرنے اور دوسروں سے آگے بڑھنے کا ذریعہ بنا لیتا ہے۔ مال اور اولاد عطا ہونے پر وہ اور زیادہ خشیت اللہ اختیار کرتا ہے وہ ہر قسم کے شرک سے مجتنب رہتے ہیں اور زیادہ تہجد سے کام لیتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی آیات پر اور زیادہ پختہ ایمان اپنے اندر پیدا کرتا ہے۔ اور اس کی ہدایتوں پر عمل پیرا ہونے میں اور زیادہ چُست اور مستعد ہو جاتا ہے اور اسی طرح وہ اللہ تعالیٰ کے عطا کئے ہوئے مال اور دوسری نعمتوں کو اور زیادہ اس کی راہ میں خرچ کرنے پر کمربستہ ہو جاتا ہے۔ اس طرح وہ نیکیوں میں سبقت لے جانے کے قرآنی مطمح نظر کو کسی آن بھی اپنی آنکھ سے اوجھل نہیں ہونے دیتا اور مسلسل سابق بالخیرات بننے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲ مارچ ۱۹۶۸ء میں سورۃ المومنون کی بعض آیات کی نہایت لطیف تفسیر بیان کر کے ہمیں مومنوں کی اسی بنیادی صفت کی طرف توجہ دلائی ہے یعنی یہ کہ مومنوں میں روح مسابقت اور اس کی علامتوں کا پایا جانا ضروری ہے۔ اس ضمن میں حضور نے دیگر احمدی احباب کو بالعموم اور اہل ربوہ کو بالخصوص مخاطب کر کے انہیں نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ چنانچہ حضور نے فرمایا ہے:۔

"اگر سب لوگوں کو یہ پتہ ہو کہ ربوہ ان چیزوں کو برداشت نہیں کرتا۔ ربوہ میں برسرعام سگرٹ نہیں پیا جا سکتا' ربوہ کے بازاروں میں گالی نہیں دی جا سکتی' ربوہ کے بازاروں میں لڑائی جھگڑا نہیں کیا جا سکتا۔ ربوہ کے مکانوں میں نمازوں کے اوقات میں مسجدوں کو معمور کرنے کی بجائے ٹھہرا نہیں جا سکتا تو پھر ہمارا ماحول جنت کا ماحول ہو جائے اور جنت ہی پیدا کرنے کے لئے ہمیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے پس اے میرے عزیزو وہ جنت پیدا کرو! اپنے سستوں کو چُست کرو۔ اور کمزوروں کو مضبوط بناؤ اور غافلوں کو بیدار کرو کیونکہ اس قسم کی کمزوریاں ربوہ میں برداشت نہیں کی جا سکتیں۔"

(الفضل ۲۹ مارچ ۱۹۶۸ء)

پس دیگر احمدی احباب کا اپنی اپنی جگہ اور بالخصوص ہم سب اہل ربوہ کا یہ اوّلین فرض ہے کہ ہم اپنے ماحول کو جنت کا نمونہ بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں خدا تعالیٰ کے خلیفہ نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کہ

سَابِقُوْا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ۔

ایک دفعہ پھر پورے زور اور درد کے ساتھ ہم تک پہنچایا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی روایات کے عین مطابق والہانہ انداز میں لبیک کہتے ہوئے روح مسابقت کی جملہ علامات اپنے اندر پیدا کریں اور پھر اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی نعمتوں اور اس کے فضلوں پر اس کا حقیقی معنوں میں شکر بجا لاتے ہوئے نیکیاں بجا لانے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے میں ایسا اعلیٰ نمونہ دکھائیں کہ خدا تعالیٰ آسمان پر خوش ہو کر ہمیں اپنے ان افضال و انعامات سے نوازتا چلا جائے جن کا اس نے روح مسابقت کا مظاہرہ کرنے والے مومنوں سے وعدہ کیا ہے

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل سے اطاعت کا اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہوئے روح مسابقت کے اظہار میں ایسا معیار قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے کہ جو دوسروں کی نگاہ میں ہر لحاظ سے قابل رشک اور قابل تقلید ہو۔ آمین

قطعہ

عشق کا آغاز ہے سوز فراق
عشق کا انجام ہے عیش وصال
پہلے کرتا ہے طلب جانِ عزیز
بخشتا ہے پھر حیاتِ لازوال

سعید احمد اعجاز

رباعی

کس منہ سے تیرا شکر کروں ربِّ رحیم
میں بندۂ محتاج تری ذات کریم
یوں کھیل رہی ہے تری رحمت دل سے
جس طور سے کھیلتی ہے غنچے سے نسیم

سعید احمد اعجاز

اولاد کی تربیت

اولاد کی تربیت ایک بڑا اہم اور ضروری فریضہ ہے اور تربیت کے لئے دینی واقفیت کی ضرورت ہے۔ آپ الفضل ایسے دینی اخبار کا خطبہ نمبر یا روزانہ پرچہ جاری کروا کر اپنی اولاد کی صحیح تربیت کا ایک مستقل سامان کر سکتے ہیں۔ (مینیجر الفضل)

[redacted]

احمدی نونہالوں کے لئے تعلیمی ترقی کی راہیں

۱۵

(مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز)

نوٹ:۔ مکرم ملک صاحب موصوف نے یہ مضمون مجلس ارشاد کے ایک اجلاس منعقدہ مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا تھا۔

سیدی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے تین چار اشعار میں ہی احمدی بچوں کی ترقی کے وسیع مضمون کو سمو دیا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

(۱) جو صداقت بھی ہو تم شوق سے مانو اس کو
علم کے نام سے پر تابع اوہام نہ ہو
(۲) تم مدبّر ہو کہ جرنیل ہو یا عالم ہو
ہم نہ خوش ہوں گے کبھی تم میں گر اسلام نہ ہو
(۳) عسر ہو یسر ہو تنگی ہو کہ آسائش ہو
کچھ بھی ہو بند مگر دعوتِ اسلام نہ ہو
(۴) شکلِ مے دیکھ کے گِرنا نہ مگس کی مانند
دیکھ لینا کہ کہیں دردِ تہِ جام نہ ہو

ان اشعار میں حضور نونہالانِ احمدیت کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ علم صحیح و صادق جہاں سے ملے اسے حاصل کر لو۔ تم سیاستدان بن جاؤ۔ جرنیل ہو جاؤ اور عالم کہلاؤ لیکن یہ ضروری ہے کہ تم اسلام کا صحیح نمونہ ہو۔ اور تبلیغِ اسلام کرتے رہو۔ ہاں یہ بھی یاد رکھو کہ جس طرح ہر چمکتی ہوئی چیز سونا نہیں ہوتی۔ اسی طرح ہر رطب و یابس جو کتابوں میں بھرا ہوا ہے وہ علم نہیں ہوتا۔ پس احمدی نونہال اس امر سے باخبر رہیں کہ انہوں نے صرف وہی علم حاصل کرنا ہے جو انہیں دین و دنیا میں سُرخرو کرے۔

حدیث شریف میں آتا ہے

كَلِمَةُ الْحِكْمَةِ
ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ
فَحَيْثُ مَا وَجَدَهَا
فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا۔

(ترمذی)

یعنی حکمت و دانائی کی بات تو مومن کی اپنی ہی کھوئی چیز ہوتی ہے۔ اسے چاہیئے کہ جہاں بھی یہ ملے حاصل کر لے کیونکہ وہی اس کا بہترین حقدار ہے۔

یہ حدیث ہمیں بتاتی ہے کہ علم صرف وہی نہیں جو درس گاہوں، مسجدوں یا عالموں کی مجلس میں بیٹھ کر یا اخبار اور کتابیں پڑھ کر حاصل ہو سکتا ہے۔ بلکہ ہر وہ انسان جو آنکھیں۔ دل۔ دماغ۔ اور کان کھول کر رکھتا ہے وہ اسے صحیفۂ قدرت کے ہر ورق سے حاصل کر سکتا ہے۔ علم کا شوق رکھنے والے کے لئے زمین و آسمان۔ سورج و چاند انسان و حیوان۔ بچے اور بوڑھے۔ جاہل و عالم وغیرہ سب کھلی ہوئی علمی کتابیں ہیں جن سے وہ اپنی کوشش اور ہمت کے مطابق علم کے خزانے بھر سکتا ہے۔ حضرت نبئ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ انسان اپنے دل و دماغ کو اس طرح کھول کر رکھے کہ علم و حکمت کی ہر بات اس میں سماتی چلی جائے۔ اس میں عالم فاضل کی شرط نہیں۔ لبسا اوقات ایک نادان بچہ وہ کچھ سکھا دیتا ہے جو بڑا تجربہ کار بھی نہیں سکھلا سکتا۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ ہے کہ ایک دن انہوں نے ایک بچے کو بارش اور کیچڑ میں تیز تیز چلتے ہوئے دیکھ کر آواز دی کہ میاں لڑکے! ذرا سنبھل کر چلو ایسا نہ ہو کہ پھسل جاؤ۔ یہ سُنکر لڑکے نے جواباً کہا کہ حضرت میں تو ایک بچہ ہوں اگر بھی گیا تو کیا ہوا مگر آپ دین کے امام ہیں آپ اپنا فکر کریں۔ اگر آپ پھسلے تو تمام قوم پھسل جائے گی۔ حضرت امام ابوحنیفہ یہ جواب ایک نادان بچے سے سُنکر بے حد حیران ہوئے اور فرمایا کہ آج اس بچے نے مجھے ایک بڑا قیمتی سبق دیا ہے۔

قرآن کریم میں بھی اللہ تعالےٰ فرماتا ہے فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ اور اِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ۔ یعنی ہر دائمی صداقت جو انسان کے کام آتی ہے وہ قرآن کریم میں موجود ہے۔ ہمارے نونہال کس قدر خوش نصیب ہیں کہ ان کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور دیگر اکابرینِ سلسلہ کی کتابوں خطبات اور مضامین میں اس قدر علمی خزائن بھرے پڑے ہیں کہ اگر وہ ان کتب اور خطبات کا مطالعہ کر لیں تو انہیں اتنا کچھ حاصل ہو سکتا ہے کہ وہ دوسرے تمام لوگوں پر بھاری ہو سکتے ہیں۔ پس میرے عزیزو اور بھائیو علم حاصل کرنے کی سب سے بڑی راہ بلکہ شاہراہ تو خود قرآن کریم ہے۔ جس کے علوم کے دروازے دینی اور دنیاوی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے خلفاء نے ہم پر کھولے ہیں۔ بدقسمت ہیں وہ لوگ جو ان خزانوں کو دونوں ہاتھوں سے لوٹنے میں کوتاہی کرتے ہیں۔

میں مروجہ تعلیم کے متعلق کسی قدر عرض کرنے سے پہلے ایک ایسی اہم بات بیان کرنا چاہتا ہوں جس کی حقیقت سے آگاہی نہ ہونے کی وجہ سے ہم صحیح طریقِ کار سے بھٹک جاتے ہیں اکثر نوجوان جو امتحانات میں ناکام ہو جاتے ہیں یا اعلےٰ درجات حاصل نہیں کر پاتے۔ وہ اور بعض اوقات ان کے والدین بھی یہ کہتے ہوئے سنائی دیتے ہیں کہ صاحب! کیا کریں لڑکا کند ذہن اور غبی ہے۔ لیکن یہ سب بہانہ سازی اور ناواقفیت کی باتیں ہیں۔ دراصل یہ نتیجہ ہے لاپرواہی اور سہل انگاری کا۔ یا غیر ضروری باتوں میں زیادہ دلچسپی لینے کا۔

یاد رہے کہ قدرت نے انسان کو حافظہ جیسی بیش بہا نعمت عطا کی ہے۔ انسانی دماغ ایک ایسا سٹور ہے جس میں سالہا سال کے تجربے۔ حادثے اور مناظر وغیرہ جمع ہوتے رہتے ہیں۔ یہ ایک ایسا کیمرہ ہے جس میں زندگی کا ہر گزرا ہوا اور دیکھا ہوا واقعہ سینما کی ایک ریل کی صورت میں سامنے آتا رہتا ہے۔

فزیالوجی کے ماہرین ہمیں بتلاتے ہیں کہ انسانی دماغ میں ۵ ارب خلیے ہیں جن میں سے زیادہ سے زیادہ ۵ لاکھ زیرِ استعمال آتے ہیں۔ اگر یہ بات درست ہے تو پھر فکر و تصوّر اور یادداشت کے لحاظ سے انسان ایسی وسیع طاقتوں کا مالک ہے کہ اس کا اندازہ بھی نہیں لگایا جا سکتا لیکن اس کے باوجود ہم میں سے بے شمار لوگ ذہنی لحاظ سے مفلس اور قلاش ہیں۔ وہ غور و فکر۔ جدت و اختراع کی صلاحیتوں سے یکسر محروم ہیں۔ بات یہ ہے کہ وہ حافظہ کی صحیح تربیت کرنے کی بجائے صرف قسمت کو کوستے ہیں۔ اور اس طرح ترقی کے بے انداز مواقع کھو دیتے ہیں۔ یاد رہے کہ انسان جو کچھ دیکھتا، سُنتا اور محسوس کرتا ہے اسکے اثرات و نقوش اس کے دماغ پر ثبت ہوتے ہیں۔ ان اثرات و نقوش کی تجدید کرنے والی قوت کا نام حافظہ ہے۔ اگر دیکھتے سُنتے یا محسوس کرتے وقت انسان کا دماغ مستعد نہ ہو اور وہ بے توجہی کا شکار ہو تو یہ اثرات و نقوش بہت مدھم ہوں گے اور ضرورت کے وقت ان کی تجدید نہ ہو سکے گی۔ پس ذہن پر جتنا گہرا کسی چیز کا اثر ہو گا اتنا ہی اس کا یاد رکھنا آسان ہو گا۔ لہذا یہ امر ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ حافظہ کی تربیت اور اس کے نظم و ضبط کے لئے جہاں اس امر کی ضرورت ہے کہ مفید مطلب باتیں یاد رہ جائیں وہاں یہ بھی لازم ہے کہ غیر ضروری باتیں فراموش ہوتی رہیں۔ توجہ بھی حافظہ کا ایک اہم جزو ہے۔ بعض طالب علم بہت کم محنت کرنے کے باوجود اپنے اُن ساتھیوں سے جو شبانہ روز دماغ سوزی کرتے ہیں سبقت لے جاتے ہیں اس لئے کہ استاد جب سبق دے رہا ہوتا ہے وہ اس کے ایک ایک لفظ کو توجہ اور غور سے سُنتے ہیں برخلاف اُن طلباء کے جو لیکچر کے دوران بے خیالی سے بیٹھے رہتے ہیں اور بعد میں کند ذہن اور غبی مشہور ہو جاتے ہیں۔

غور و فکر کی عادت بھی حافظے کی مددگار ہوتی ہے۔ کسی کام پر سوچ سمجھ کر ہاتھ ڈالنا۔ کام کے دوران غور و فکر سے کام لینا اور کام کر چکنے کے بعد اس پر تنقیدی نظر ڈالنا حافظہ کے اعتماد اور قابلیت میں اضافہ کرتا ہے۔

کسی کام میں دلچسپی لینا بھی حافظہ کی مضبوطی کا باعث ہوتا ہے جتنا کسی کتاب یا مضمون میں انسان دلچسپی لے گا اتنا ہی اس کے نقوش ذہن پر گہرے ہوں گے اور پھر اس کی تجدید اتنا ہی زیادہ ہو گی۔ کئی طالب علم ناول۔ افسانے اور دیگر بیہودہ قسم کی کتابوں کو زیرِ مطالعہ رکھتے ہیں بلکہ بعض تو فخریہ اعلان کرتے ہیں کہ فلاں ناول

اس قدر دلچسپ تھا کہ میں نے اس کے ختم کرنے میں ساری رات گزار دی۔ جب حالت یہ ہو تو پھر بیچارے حافظہ کو کوسنا کہ وہ انگریزی۔ سائنس۔ حساب اور تاریخ کیوں یاد نہیں رکھتا کس قدر بے انصافی ہے۔ ذہن پر جو نقش گہرا ہو گا حافظہ وہی بار بار آپ کے سامنے پیش کر دے گا۔ یہ بھی یاد رکھئے کہ کسی بات کا بھول جانا بھی ایک فن ہے۔ جو شخص قابلِ فراموش باتوں کو فراموش نہیں کر سکتا وہ اپنے حافظہ کی تعمیری صلاحیتوں سے نا انصافی کرتا ہے۔ میں نے اس مسئلہ کو ذرا تفصیل سے اس لئے بیان کیا ہے کہ وہ جو یہ کہتے ہیں کہ ہم ازل سے غبی اور کند ذہن ہیں وہ اپنے اس خیالِ خام کو دل سے نکال کر اوپر کے بتلائے ہوئے طریق پر اپنے حافظہ کی تربیت کریں۔

اب میں یہ بیان کروں گا کہ آجکل ہمیں کس قسم کی مروّجہ تعلیم حاصل کرنا چاہیئے تاکہ ہم زیادہ سے زیادہ قوم۔ ملک اور اپنی ذاتی ضروریات پوری کر سکیں۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہر وہ بچہ جو میٹرک پاس کر لیتا ہے خواہ تھرڈ ڈویژن میں پاس ہو یا معمولی نمبر لے کر سیکنڈ ڈویژن میں اس کی اور اس کے والدین کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ وہ کسی کالج میں داخلہ لے کر بی۔ اے اور ایم۔ اے پاس کرے۔ اور جب وہ ہزارہا روپے خرچ کر کے اور اپنی عمر کے کئی قیمتی سال ضائع کر کے یہ دیکھتے ہیں کہ ایف۔ اے اور بی۔ اے بھی تھرڈ ڈویژن میں پاس کر کے وہ جہاں سے چلے تھے اب بھی وہیں ہیں اور ملازمت ملنے کا کوئی امکان نہیں تو وہ بے حد مایوس ہوتے اور اپنی قسمت کو کوستے ہیں۔ حالانکہ ضرورت اس امر کی نہ تھی کہ وہ ڈگریاں حاصل کرتے بلکہ ضرورت یہ تھی کہ وہ اپنے رجحان کے مطابق کوئی لائن اختیار کرتے اور پھر اس میں اعلےٰ ڈگریاں حاصل کر کے مقابلہ کے امتحانات میں بیٹھتے۔ ریسرچ کا کام کرتے۔ انجنیئرنگ۔ میڈیکل اور زراعت وغیرہ کی تعلیم حاصل کر کے ملک اور قوم کے لئے نفع مند وجود ثابت ہوتے۔ اس سے کم درجہ کے تمام بچوں کو Polytechnic اور Technical سکولوں میں داخلہ لینا چاہیئے۔ ان اداروں میں تقریباً تین سال کا کورس ہوتا ہے اور ایسے تمام بچے جنہوں نے سائنس کے ساتھ میٹرک سیکنڈ ڈویژن میں پاس کیا ہوتا ہے داخلہ لے سکتے ہیں اور ایسی تعلیم اور ٹریننگ لے سکتے ہیں جو فی زمانہ ملکی ترقی اور اقتصادی حالت کو بہتر بنانے میں کام آتی ہے۔ ان کالجوں میں انجنیئرنگ۔ بجلی۔ ڈرافٹسمین۔ ویلڈنگ چھپائی۔ موٹر گاڑیوں کی باڈیاں۔ زرعی اور دیگر آلات۔ کاغذ بنانا۔ چھوٹے چھوٹے اوزار اور پرزے بنانا وغیرہ وغیرہ کا کام سکھلایا جاتا ہے اس لئے ایسے ماہرین ہمارے بڑھتے ہوئے صنعتی مشاغل میں بہت جلد جگہ حاصل کر لیتے ہیں۔ اور ایک گریجوایٹ کے مقابلہ میں انہیں تنخواہ بھی زیادہ ملتی ہے جو ۲۵۰/- اور ۳۰۰/- ماہوار سے کم نہیں ہوتی۔ اس وقت چونکہ ملک میں صنعتی ترقی کا دَور دَورہ ہے جگہ جگہ نئے کارخانے کھل رہے ہیں اس لئے ہماری جماعت کے نونہالوں کو چاہیئے کہ وہ کثرت سے اس قسم کی ٹریننگ حاصل کریں۔ ایسی حالت میں جماعت کے ہر نوجوان کے پاس ایک ہُنر ہو گا اور اقتصادی حالت بھی بہتر ہو جائیگی۔

اس سے کم تعلیم یافتہ نوجوان زراعت کی ابتدائی تعلیم۔ ترکھانہ لوہارا (فٹنگ) پینٹنگ اور ڈرائیونگ وغیرہ کا کام سیکھ کر ملکی خدمت کر سکتے ہیں۔

لیکن چونکہ ہر نوجوان اتنی سمجھ یا استعداد نہیں رکھتا کہ وہ اپنے لئے صحیح لائحہ عمل تجویز کر سکے۔ لہذا جماعت کے با اثر اور اہل الرائے اصحاب کی ضلع وار کمیٹیاں ہونی چاہئیں جو ہمارے نوجوانوں اور ان کے والدین کو مشورہ دیں کہ میٹرک کے بعد ان کے بچے کونسی لائن اختیار کریں۔ اس کے علاوہ وہ متعلقہ محکمہ جات اور اصحاب سے مل کر داخلہ میں ان کی امداد بھی کریں۔

مربیان و منتظمین اطفال اور والدین متوجہ ہوں

کہ ۲۴ مئی کو منعقد ہونے والے اطفال الاحمدیہ کے امتحانات کے لئے وہ کس قدر سرگرمِ عمل ہیں۔

سکول کے امتحانات سے فارغ ہوتے ہی بچوں کو "کامیابی کی راہیں" سے امتحانات ستارۂ اطفال۔ ہلال۔ قمر اور بدر اطفال کی تیاری شروع کرا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

سیکرٹری تعلیم و تربیت
شعبہ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی
اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

سابقین فضلِ عمر فاؤنڈیشن

فضلِ عمر فاؤنڈیشن میں عطیات کی پیشکش کرنے والے احباب میں سے متعدد اصحاب ایسے ہیں کہ جنہوں نے اللہ تعالےٰ کی دی ہوئی توفیق سے فاؤنڈیشن کی مبارک تحریک میں اپنی موعودہ گراں قدر رقوم کی پوری ادائیگی کر دی ہے۔ انہی میں سے ایک خوش قسمت دوست مکرم چوہدری نثار احمد صاحب آف سرگودہا ہیں۔ انہوں نے فاؤنڈیشن کے لئے تین ہزار چھ صد روپیہ کا وعدہ کیا تھا۔ یہ گرانقدر موعودہ رقم چوہدری صاحب موصوف نے اللہ تعالےٰ کے فضل سے پوری کی پوری ادا کر دی ہے۔ جَزَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَحْسَنَ الْجَزَاء

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے خاص افضال و برکات کا چوہدری صاحب موصوف اور ان کے خاندان کو وارث بنائے۔ اور چوہدری صاحب کو صحت و عافیت اور برکت والی زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔

(سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن)

درخواستِ دعا

قادیان سے تار کے ذریعہ اطلاع ملی ہے کہ میرے بیٹے عزیز یونس احمد صاحب اسلم درویش کا اپریشن امرتسر ہسپتال میں کامیاب طور پر ہو گیا ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

اکثر احباب نے عزیز کی شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں کی ہیں اور کئی ایک احباب نے خطوں کے ذریعہ ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ میں سب دوستوں کا بے حد ممنون ہوں اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔

احباب دعا فرماتے رہیں کہ عزیز کلی طور پر شفایاب ہو کر اپنے گھر (قادیان) پہنچ جائے

(خاکسار محمد شفیع اسلم دار الرحمت وسطی ربوہ)

اعلانِ نکاح

عزیز شفیق احمد بھٹی سلمہ ابن ڈاکٹر نذیر احمد صاحب بھٹی ماڈل ٹاؤن سیالکوٹ کا نکاح عزیزہ بدر النساء بیگم سلمہا دختر مکرم میاں بشیر احمد صاحب گوندل سیالکوٹ کے ہمراہ مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر پر مورخہ ۱۵ - مارچ ۱۹۶۸ء بروز جمعۃ المبارک محترم سید احمد علی شاہ صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ نے پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

(بیگم ڈاکٹر نذیر احمد بھٹی۔ چوک گھاس منڈی سیالکوٹ)

قائدین کی راہنمائی کے لئے

آپ مرکزی رقوم کی ترسیل کے سلسلہ میں موجودہ زمانہ کے بنکنگ سسٹم سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔ جن جگہوں پر بنک موجود ہیں وہاں سے رقم بذریعہ منی آرڈر بھجوانے کی بجائے بذریعہ بنک بھجوانا بہت مفید ہے۔ اس طرح نہ صرف خرچ کم ہو گا بلکہ رقم بھی ہمیں جلد مل جائے گی۔

۱- جن شہروں میں سلسلہ کے بنک اکاؤنٹ ہیں ان مجالس کو چاہیئے کہ رقم اس اکاؤنٹ میں جمع کروا کر کیش سلپ مع تفصیلی خط مہتمم مالی خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو بھجوا دیا کریں۔

۲- جن جگہوں پر سلسلہ کے بنک اکاؤنٹ نہیں مگر بنک موجود ہیں ان مجالس کو چاہیئے کہ وہ چنیوٹ کے کسی بنک کے نام ڈیمانڈ ڈرافٹ مع تفصیل خط ہمیں بھجوا دیں۔

۳- جس جگہ پر بنک موجود نہ ہوں رقم بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم مالی خدام الاحمدیہ مرکزیہ ارسال کی جائے۔ منی آرڈر کوپن پر اپنا پورا پتہ اور ترسیل شدہ رقم کی تفصیل ضرور لکھیں۔

۴- امید ہے جملہ قائدین حضرات اس پر عمل پیرا ہوں گے اور ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں گے۔

(مہتمم مالی خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کا مظفر آباد میں ورود مسعود

مکرم عطاء الکریم صاحب شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مظفر آباد، آزاد کشمیر

مورخہ ۲۷ مارچ بروز ہفتہ بوقت ساڑھے بارہ بجے دوپہر جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج عالمی عدالت انصاف نے مظفر آباد، آزاد کشمیر میں ورودِ مسعود فرمایا۔ مظفر آباد پہنچنے پر متعدد ارکانِ حکومت آزاد کشمیر نے سرکاری مہمان خانہ میں آپ کا پرتپاک استقبال کیا۔ محترم چوہدری صاحب نے تقریباً پون گھنٹہ ان معززین کے ساتھ گذارا جس کے دوران آپ متعدد موضوعات پر خیال افروز گفتگو فرماتے رہے۔ دوپہر کے کھانے سے فراغت پر اڑھائی بجے دوپہر آپ نے مقامی احبابِ جماعت کے ساتھ ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے ادا فرمائیں۔ تین بجے جناب عبد الحمید خان صاحب صدر حکومتِ آزاد کشمیر کی دعوت پر ان سے ملاقات کی غرض سے قصرِ صدارت تشریف لے گئے اور پھر ان کی معیت میں تین بجکر چالیس منٹ پر کلب ہوٹل تشریف لائے جہاں بزم فکر و دانش کے زیر اہتمام "موجودہ بین الاقوامی حالات کے پس منظر میں مسئلہ کشمیر کا مستقبل" کے موضوع پر آپ کی تقریر تھی۔ سیکرٹری بزم فکر و دانش کی درخواست پر جناب عبد الحمید خان صاحب صدر حکومتِ آزاد کشمیر نے اجلاس کی صدارت کی۔ اسکے بعد سیکرٹری بزم فکر و دانش نے محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی طویل اور بے لوث قومی خدمات علمی اور سیاسی کارناموں کا تذکرہ کرتے ہوئے اس امر پر خوشی کا اظہار کیا کہ آج ان جیسی معزز و مقتدر شخصیت اس منتخب اجلاس کو خطاب کرنے کے لئے ان کے درمیان تشریف فرما ہے۔ محترم چوہدری صاحب نے تین بجکر پچاس منٹ پر اپنے خطاب کا آغاز فرمایا جو پورے ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا اور اوّل تا آخر نہایت درجہ انہماک اور توجہ سے سنا گیا۔ آپ نے مسئلہ کشمیر کے مختلف ادوار کا آغاز سے لیکر ابتک تفصیلاً ذکر فرمایا اور بتایا کہ کسی طرح حکومت اور اہلِ پاکستان تمام کٹھن اور صبر آزما گھڑیوں میں فرزندانِ کشمیر کے شانہ بشانہ تحریک آزادی میں شریک رہے ہیں اور اس مسئلہ کو کیسی اندازمیں اقوام عالم کے سامنے پیش کیا گیا، اس سلسلہ میں کون کونسے نازک لمحات آئے اور موجودہ صورت حال کیا ہے؟ آخر میں آپ نے اس قضیہ کے منصفانہ اور آبرو مندانہ حل کے لئے از بس ضروری قرار دیا کہ ہم خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں اور اپنے عجز و نیاز کو اس درجہ تک پہنچا دیں کہ احکم الحاکمین خدائے قادر و توانا اُن کی تضرعات کو سن کر رجوع برحمت ہو۔ آپ نے فرمایا دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت بھی اس مسئلہ کے منصفانہ حل کی راہ میں روک نہیں بن سکے گی۔ مگر شرط یہی ہے کہ ہم زندہ خدا پر زندہ ایمان پیدا کر کے اسی کے آستانہ پر گر جائیں۔ یہی وہ کلید ہے جس سے عقدہ کشائی ہوگی۔ ان شاء اللہ العزیز

تقریر کے اختتام پر سامعین نے متعدد سوالات دریافت کئے جن کے آپ نے معلومات افروز جواب دیئے۔ سوال و جواب کا یہ سلسلہ نصف گھنٹہ تک جاری رہا۔ آخر میں صدرِ مجلس جناب عبد الحمید خان صاحب صدر حکومت آزاد کشمیر نے محترم چوہدری صاحب کی آزادیٔ کشمیر کے سلسلہ میں گرانقدر اور بے لوث خدمات پر خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے آپ کی بصیرت افروز تقریر پر اُن کا دلی شکریہ ادا کیا اور یہ یادگار اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ بزم فکر و دانش کے اس اجلاس میں محترم چوہدری صاحب کی تقریر سننے کے لئے مظفر آباد اور نواحی علاقوں کے سینکڑوں افراد موجود تھے جو ہر طبقۂ زندگی، انتظامیہ، عدلیہ اور افواج کی نمائندگی کرتے تھے۔

مغرب و عشاء کی نمازوں کی ادائیگی کے لئے محترم چوہدری صاحب مقامی مرکز نماز مکان راجہ عطاء اللہ خان صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ آزاد کشمیر) واقع نیا محلہ تشریف لے گئے جہاں احباب جماعت کی معیت میں آپ نے ہر دو نمازیں ادا فرمائیں۔ نماز کے بعد محترم چوہدری صاحب احباب کے درمیان تشریف فرما رہے تو آپ نے احباب کو ان کے سوالات کے جوابات کے علاوہ ایمان افروز نصائح فرمائیں۔ محترم چوہدری صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پہلی دفعہ زیارت کے سلسلہ میں بتایا کہ کس طرح ۳ ستمبر ۱۹۰۴ء کو آپ کو پہلی بار لاہور میں مسیح دوراں علیہ السلام کی اولین زیارت کا شرف نصیب ہوا اور آپ کے دل پر آپ کی پُر نور اور ارفع و اعلیٰ خداداد شخصیت کا گہرا اور پائیدار نقش ہمیشہ کے لئے ثبت ہو گیا۔ آپ نے اپنی بزرگ والدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور والد بزرگوار حضرت چوہدری نصر اللہ خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبول احمدیت کے واقعات دلنشیں و ایمان افروز انداز میں بیان فرمائے اور آخر میں اسلام اور احمدیت کی سربلندی کے لئے دعا کرائی۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء فی الدارین خیراً۔ تقریباً پون گھنٹہ کی اس ایمان افروز نشست کے بعد آپ آٹھ بجے شب سرکاری مہمان خانہ تشریف لے گئے جہاں صدر حکومت جناب عبد الحمید خان صاحب کی طرف سے آپکے اعزاز میں عشائیہ کا اہتمام تھا۔

اگلے روز یعنی ۲۸ مارچ کو نو بجے صبح محترم چوہدری صاحب بذریعہ کار واپس راولپنڈی تشریف لے گئے جہاں سے بذریعہ ہوائی جہاز اسی روز شام کو لاہور روانہ ہو گئے۔ خان رشید احمد منظفر آباد سے راولپنڈی تک آپ کی مشایعت کی اور ہوائی اڈہ پہ آپ کو لاہور کے لئے رخصت کیا۔

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی مظفر آباد میں تشریف آوری اہل مظفر آباد کے لئے ایک تاریخی یادگار کی حیثیت رکھتا ہے۔ مظفر آباد کے عوام محترم چوہدری صاحب جیسے عظیم انسان جنہوں نے کشمیر اور اہل کشمیر کی اس قدر خدمت کی ہے ایک جھلک دیکھ لینے کو اپنے لئے سعادت خیال کرتے ہیں۔ اسی طرح مقامی احباب جماعت کی مسرت کی بھی کوئی انتہا نہ تھی کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک جلیل القدر صحابی، سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک عظیم فدائی اور ملک و ملت کے ایک عظیم رہنما کی صحبت اور گفتگو سے فائدہ اٹھایا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم چوہدری صاحب کی صحت و عمر میں برکت دے۔ آمین اللھم آمین۔

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام

آل پاکستان والی بال ٹورنامنٹ کا انعقاد

سٹار کلب سیالکوٹ نے فائنل میچ جیت کر چیمپئن شپ حاصل کی

ربوہ۔ یکم اپریل۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ شعبہ صحت جسمانی کے زیر اہتمام آل پاکستان والی بال ٹورنامنٹ ۳۰-۳۱ مارچ ۱۹۶۵ء منعقد ہوا جس میں لاہور، سیالکوٹ، سرگودھا، جھنگ اور ربوہ کی دس ٹیموں نے حصہ لیا۔ فائنل میچ سٹار کلب اور اسلم کلب سرگودھا کے مابین ہوا۔ جس میں سٹار کلب سیالکوٹ نے ایک کے مقابل میں دو گیمیں جیت کر اس ٹورنامنٹ میں چیمپئن شپ حاصل کی۔

۳۰ مارچ کو ساڑھے تین بجے ٹورنامنٹ کی افتتاحی تقریب عمل میں آئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے مختصر سے خطاب میں فرمایا مجلس خدام الاحمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے مختلف کھیلوں کی سرپرستی کر رہی ہے۔ امسال اس نے آل پاکستان والی بال ٹورنامنٹ کا انعقاد کیا ہے۔ چونکہ اس ٹورنامنٹ کے انعقاد کے لئے وقت بہت تھوڑا تھا۔ اس تھوڑے سے وقت میں جن ٹیموں نے ہمارے ساتھ تعاون کیا اور اس ٹورنامنٹ کو کامیاب بنانے میں حصہ لیا وہ تمام ٹیمیں ہمارے شکریہ کی مستحق ہیں ان الفاظ کے ساتھ آپ نے پہلے آل پاکستان ٹورنامنٹ کے آغاز کا اعلان فرمایا۔

اس کے بعد ایک نمائشی میچ سٹار کلب سیالکوٹ اور اسلم کلب سرگودھا کے درمیان ہوا۔ پہلے روز پانچ میچ ہوئے اور چار ٹیمیں فرینڈز لاہور۔ سٹار کلب لے سٹار کلب بی اور اسلم کلب سرگودھا سیمی فائنل میں پہنچیں۔

۳۱ مارچ کو صبح ۹ بجے سیمی فائنل ہوا۔ جس میں فرینڈز کلب لاہور کے غلام رسول صاحب اور سٹار کلب بی سیالکوٹ کے ملک محمد حسین صاحب اور اسلم کلب سرگودھا کے محمد افضل اور محمد اکبر اور سٹار اے سیالکوٹ کے محمد یونس اور اکرم کلیم نے بہت اچھے کھیل کا مظاہرہ کیا۔

اس ٹورنامنٹ میں Best Smasher محمد یونس صاحب سٹار سیالکوٹ اور second Best smasher محمد اکبر صاحب سرگودھا قرار دئے گئے۔

اس ٹورنامنٹ میں ریفری کے فرائض مسٹر سمیع اللہ صاحب آف لاہور، غلام رسول صاحب لاہور اور مسٹر اظہر صاحب سرگودھا نے انجام دئے۔

۴ بجے تلاوت قرآن کریم کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے مختصر خطاب کے بعد آنجوالی ٹیموں، ٹورنامنٹ کمیٹی کے ارکان۔ ڈویژنل سکرٹری سرگودھا کا شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں چوہدری انور حسین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ شیخوپورہ نے انعامات تقسیم فرمائے اور دعا کرائی۔ بعد ازاں ٹورنامنٹ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

اس ٹورنامنٹ میں صدر کمیٹی ٹورنامنٹ مہتمم صحت جسمانی مکرم عبد الرزاق صاحب نائب صدر مکرم میر احمد صاحب عارف منتظم استقبال و رہائش چوہدری محفوظ الرحمان صاحب۔ منتظم گراؤنڈ پروفیسر عبد الجلیل صاحب اور ان کے معاونین اور قائدین اضلاع اور چوہدری نعیم احمد صاحب باجوہ سیالکوٹ نے بہت اخلاص سے اس ٹورنامنٹ کو کامیاب بنانے میں حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے

(سیکرٹری والی بال ٹورنامنٹ ربوہ)

تریاق معدہ
پیٹ درد، بدہضمی، اپھارا، بھوک نہ لگنا، کھٹے ڈکار، ہیضہ، اسہال، متلی و قے، ریاح خارج نہ ہونا، بار بار اجابت کی حاجت اور قبض کے لئے نہایت مفید، زود اثر اور کامیاب دوا۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ اور ایک روپیہ
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ ضلع جھنگ

وقف عارضی کے واقفین کی فہرست

جو احباب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک وقف عارضی کے ماتحت اپنے ایام (دو ہفتے یا زیادہ سے زیادہ چھ ہفتے تک وقف کر کے مقررہ جماعتوں میں جا چکے ہیں۔ ان کے اسماء برائے دعا شائع کئے جاتے ہیں۔ ۱۹۶۸ء کے لئے سات ہزار واقفین کی ضرورت ہے قارئین سے درخواست ہے کہ وہ بھی اپنے اپنے نام اور وقت اور وہ جگہ جہاں تک اپنے خرچ پر جا سکتے ہوں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں بھیجکر ثواب حاصل کریں۔ خدمت دین کا یہ ایک نادر موقعہ پیدا ہوا ہے اسلئے سب احباب کو اس میں شمولیت اختیار کرنی چاہیئے۔ امراء اور مربی حضرات احباب میں پرزور تحریک فرما کر ممنون فرمادیں۔ جن احباب کو توفیق مل چکی ہے ان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی خدمت قبول فرمائے۔ آمین

(نائب ناظر اصلاح وارشاد ربوہ۔ پاکستان)

۲۱۱۴ مکرم چوہدری غلام محمد صاحب آف بھڈال ضلع سیالکوٹ
۲۱۱۵ مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب مالو کے بھگت ضلع سیالکوٹ
۲۱۱۶ مکرم محمد طفیل صاحب باجوہ گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ
۲۱۱۷ مکرم شریف احمد صاحب سوک کلاں ضلع گجرات
۲۱۱۸ مکرم منور احمد صاحب آنبہ ضلع شیخوپورہ
۲۱۱۹ مکرم محمد اسمٰعیل صاحب قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ
۲۱۲۰ مکرم عبداللہ خان صاحب قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ
۲۱۲۱ مکرم سردار محمد صاحب نمبردار بھڈیوال ضلع شیخوپورہ
۲۱۲۲ مکرم شیر محمد صاحب بھینی ضلع شیخوپورہ
۲۱۲۳ مکرم محمد شریف صاحب کرتو براستہ نارنگ ضلع شیخوپورہ
۲۱۲۴ مکرم قریشی احمد علی صاحب " " "
۲۱۲۵ مکرم فرزند علی صاحب موضع بستی جھورل ضلع رحیم یار خان
۲۱۲۶ مکرم ملک غلام رسول صاحب لودھراں ضلع ملتان
۲۱۲۷ مکرم ڈاکٹر محمد صدیق صاحب درکھانہ چک ضلع ملتان
۲۱۲۸ مکرم ولی محمد صاحب پنڈی چری ضلع شیخوپورہ
۲۱۲۹ مکرم میاں عبدالعزیز صاحب چک ۲۷۶ ر ب گوکھووال ضلع لائلپور
۲۱۳۰ مکرم چوہدری ارشاد اللہ صاحب موہلن کے ضلع گوجرانوالہ
۲۱۳۱ مکرم عبدالرزاق صاحب گجراتی عالم گڑھ ضلع گجرات
۲۱۳۲ مکرم راجہ فضل احمد صاحب محمود آباد ضلع جہلم
۲۱۳۳ مکرم محمد عیسیٰ صاحب ظفر احمد نگر ضلع جھنگ
۲۱۳۴ مکرم محمد حنیف صاحب سیف دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ
۲۱۳۵ مکرم دین محمد صاحب غلہ منڈی ربوہ
۲۱۳۶ مکرم قریشی مبارک احمد صاحب فیکٹری ایریا ربوہ
۲۱۳۷ مکرم عبدالحمید صاحب گوٹھ حمید نگر ضلع تھرپارکر
۲۱۳۸ مکرم سیٹھ محمد علی صاحب سینئر محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر
۲۱۳۹ مکرم محمد اقبال صاحب کنری
۲۱۴۰ مکرم خلیل احمد صاحب محمود آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر
۲۱۴۱ مکرم سیف علی صاحب شاہ سندھ جننگ اینڈ پریسنگ فیکٹری کنری
۲۱۴۲ مکرم محمد اسمٰعیل صاحب احمدی پیرکوٹ ثانی ضلع گوجرانوالہ
۲۱۴۳ مکرم محمد ابراہیم صاحب احمدی ڈیرہ وال ضلع سیالکوٹ
۲۱۴۴ مکرم عبدالکریم صاحب حلوائی گولبازار ربوہ ضلع جھنگ
۲۱۴۵ مکرم بشارت احمد صاحب گلبرگ لائلپور
۲۱۴۶ مکرم مراتب علی صاحب نمبردار چک ۲۳۳ ج ب ضلع لائلپور
۲۱۴۷ مکرم مبارک علی صاحب چک ۲۳۳ ج ب " "
۲۱۴۸ مکرم محمد رفیق صاحب شاہد ناصر آباد فروٹ فارم ضلع تھرپارکر
۲۱۴۹ مکرم عبدالسلام صاحب طاہر سندھ جننگ اینڈ پریسنگ فیکٹری کنری
۲۱۵۰ مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ

۲۱۵۱ مکرم حاجی خدا بخش صاحب میانوالی خانوانی ضلع سیالکوٹ
۲۱۵۲ مکرم ماسٹر محمد شریف صاحب " "
۲۱۵۳ مکرم عبدالمنان صاحب چک سکندر ضلع گجرات
۲۱۵۴ مکرم رانا حمید اللہ خان صاحب خوشاب ضلع سرگودہا
۲۱۵۵ مکرم احمد خان صاحب چک ۱۸ جنوبی ضلع سرگودہا
۲۱۵۶ مکرم قریشی نورالحق صاحب تنویر جامعہ احمدیہ ربوہ
۲۱۵۷ مکرم ظہیر الدین منصور احمد صاحب دارالصدر ربوہ
۲۱۵۸ مکرم قریشی فضل حق صاحب گولبازار ربوہ
۲۱۵۹ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ہیڈ پو آفیسر کراچی
۲۱۶۰ مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب احمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر
۲۱۶۱ مکرم احمد دین صاحب ناصر آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر
۲۱۶۲ مکرم مرزا مبارک بیگ صاحب قندھاری بازار کوئٹہ
۲۱۶۳ مکرم سراج دین صاحب مراد وال براستہ ملکوال ضلع گجرات
۲۱۶۴ مکرم محمد شہباز خان صاحب پنڈی بھاگو تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
۲۱۶۵ مکرم غلام نبی صاحب چک آرائیاں " " "
۲۱۶۶ مکرم مبشر احمد صاحب محلہ گوبند پورہ لائلپور
۲۱۶۷ مکرم نور احمد صاحب افسر ہال راولپنڈی
۲۱۶۸ مکرم سعید احمد صاحب نون ساکن پسرور ضلع سیالکوٹ
۲۱۶۹ مکرم محمد سرور صاحب پنڈی بھاگو تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
۲۱۷۰ مکرم رشید احمد صاحب گولبازار ربوہ ضلع جھنگ
۲۱۷۱ مکرم معین الدین صاحب " "
۲۱۷۲ مکرم مجیب اللہ صاحب دکھ مور جھنگی ضلع ڈیرہ غازیخان
۲۱۷۳ مکرم کریم اللہ صاحب شاکر " " "
۲۱۷۴ مکرم محمد شفیع صاحب چک ۶۲۶ گ ب ٹھٹھہ کالو ضلع لائلپور
۲۱۷۵ مکرم صلاح الدین صاحب آنبہ ضلع شیخوپورہ
۲۱۷۶ مکرم عزیز الرحمان صاحب خالد جامعہ احمدیہ ربوہ
۲۱۷۷ مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب چک ۲ ٹی ڈی اے ٹھٹھہ ٹوانہ ضلع سرگودہا
۲۱۷۸ مکرم ماسٹر ارشاد حسین صاحب کھائی کلاں ضلع سرگودہا
۲۱۷۹ مکرم صوفی محمد ابراہیم صاحب غلہ منڈی سرگودہا
۲۱۸۰ مکرم احمد شیر صاحب چک ۱۵۲ شمالی ضلع سرگودہا
۲۱۸۱ مکرم بشیر احمد صاحب طاہر انڈس ڈائینگ مینوفیکچرز کمپنی حیدرآباد
۲۱۸۲ مکرم احمد علی صاحب انڈس بلیچنگ ملز حیدرآباد
۲۱۸۳ مکرم خان عبدالخالق صاحب بستی رنداں ڈیرہ غازیخاں
۲۱۸۴ مکرم خان عبدالرحیم صاحب " " "
۲۱۸۵ مکرم منظور احمد صاحب کوٹھے والا ضلع ملتان
۲۱۸۶ مکرم حکیم محمود احمد صاحب کچہری بازار خانیوال
۲۱۸۷ مکرم محمود احمد صاحب آرٹسٹ نشتر میڈیکل کالج ملتان
۲۱۸۸ مکرم بابا فضل دین صاحب چک ۱۲ تحصیل کبیر والہ ملتان
۲۱۸۹ مکرم چوہدری احمد دین صاحب چک ۱۰۹ ر ب روڈا تحصیل جڑانوالہ لائلپور
۲۱۹۰ مکرم چوہدری محمد داؤد احمد صاحب گوپال پورہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ
۲۱۹۱ مکرم چوہدری عاشق حسین صاحب موضع لدھڑ تحصیل وضلع لائلپور
۲۱۹۲ مکرم رائے شیر محمد صاحب بھٹی سرداری والہ ضلع جھنگ
۲۱۹۳ مکرم احمد دین صاحب احمدی سمبڑیال شہر ضلع سیالکوٹ
۲۱۹۴ مکرم محمد اقبال صاحب چک ۱۱ ضلع سرگودہا
۲۱۹۵ مکرم مستری عبدالعزیز صاحب سیکرٹری مال ناروال ضلع سیالکوٹ
۲۱۹۶ مکرم چوہدری خیر دین صاحب چک ۹۹ ضلع سرگودہا
۲۱۹۷ مکرم چوہدری عبدالدین صاحب ناروالی ضلع سیالکوٹ
۲۱۹۸ مکرم احمد علی صاحب چک ۲ براستہ مٹھہ ٹوانہ ضلع سرگودہا
۲۱۹۹ مکرم چوہدری خیر الدین صاحب چک ۹ ایم بی براستہ قائد آباد ضلع سرگودہا
۲۲۰۰ مکرم محمد ارشاد خان چک ۶۷ ج ب تحصیل و ضلع لائلپور
۲۲۰۱ مکرم عبدالجلیل خان صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ

اکسیر پائیوریا مسوڑھوں سے خون اور پیپ کا آنا (پائیوریا) دانتوں کا ہلنا ٹھنڈے اور گرم پانی کا لگنا اور منہ کی بدبو دور کرنے کے لئے اکسیر ہے مکمل کورس ۵/۳ روپے ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

لجنات کی فوری توجہ کیلئے

فارم رکنیت لجنات اماء اللہ کو بھجوائے گئے ہیں اور اگر ابھی تک نہ ملے ہوں تو منگوا کر آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے مندرجہ ذیل ارشادات کی روشنی میں ہر احمدی عورت سے یہ فارم پُر کروائیں اور پھر ہمیں واپس ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔

حضرت اقدس نے اپنی تقریر مئی ۱۹۴۴ء میں فرمایا:-

"لجنہ اپنے آپ کو منظم کرے اور ایک ہفتہ کے اندر اندر سب جوان، بوڑھی عورتوں کو جمع کر کے ان کی تعداد معلوم کرے .... ان کو لجنہ میں داخل کرے اور جو داخل نہ ہو اس کے متعلق سمجھ لو کہ وہ احمدی نہیں"

پھر فرمایا:-

"پریذیڈنٹ اور سیکرٹری کا فرض ہوگا کہ وہ سب عورتوں کو جلسہ میں شریک کرے۔ اگر تم صرف پچاس فی صدی عورتوں کو جلسہ میں لاؤ گی تو باقی پچاس فی صدی عورتوں کو تم مار رہی ہوگی"

سیکرٹری تجنید

[redacted]

خُداداد قوتوں کا صحیح مصرف

یہی ہے کہ ہر احمدی نوجوان خدمتِ بنی نوع انسان کو اپنا مستقل شعار بنائے اور کسی کو بھی اپنے حسن و احسان کے دائرہ سے خارج نہ کرے۔

یاد رکھئے! خدمت خلق کے جذبہ کو بروئے کار لائیں تو ایک تبلیغی جماعت کے راستہ سے بہت سی رکاوٹیں از خود دور ہو جاتی ہیں۔

خدمت خلق کے امور میں ذوق شوق سے حصہ لے کر اپنا وجود نافع الناس بنائیے۔

(مہتمم خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ماہنامہ رپورٹ کارگذاری انصار اللہ

مجالس اس امر کو نوٹ فرمالیں کہ جب وہ ماہانہ رپورٹ کارگذاری مرکز میں بھجوائیں تو اس میں اراکین انصار اللہ کی تعداد بھی ضرور درج فرمایا کریں تاکہ رپورٹ کارگذاری کا جائزہ لیتے وقت مجلس کے اراکین کی تعداد ملحوظ رہے یہ امر بڑا ضروری ہے۔ امید ہے زعماء / زعماء اعلےٰ اصحاب اس کو مد نظر رکھیں گے جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ خاکسار کے لڑکے عزیزم محمد اکرم کے مکان پر ڈاکہ زنی سے تقریباً کئی صد روپے کا نقصان ہوگیا ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالےٰ بہتر سامان پیدا کرے اور ہر شر سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ (شیخ محمد یوسف گرل منشی محلہ لائلپور)

۲۔ خاکسار کے بھائی میاں عطا محمد صاحب ہنگوی امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ اچانک دل کی بیماری کی وجہ سے بیمار ہوگئے ہیں۔ اب طبیعت خدا کے فضل سے روبصحت ہے۔ احباب کرام صحت کاملہ کے لئے دعا فرماویں۔

(خاکسار عبد الرحمان سکرٹری مال جڑانوالہ ضلع لائلپور)

۳۔ ہماری منجھلی ہمشیرہ رشیدہ کشور صاحبہ اپنے شوہر کی تبدیلی کے سلسلہ میں سنگاپور سے در یکہ اپنے بچوں کے ہمراہ جا رہی ہیں۔ احمدی بھائی اور بہنیں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ سفر و حضر میں عزیزہ کا اور ان کے بچوں کا حافظ و ناصر ہو۔ اور انہیں اپنی حفاظت میں رکھے۔ آمین۔ (بشریٰ بیگم اہلیہ منور شمیم صاحب خالد ربوہ)

انعامات خداوند کریم ۱۹

حضرت پیر افتخار احمد صاحب لدھیانوی ابن حضرت پیر حاجی احمد جان صاحب کی تصنیف جس میں آپ نے اپنی تمام زندگی کے تجارب۔ تعلیمی و تربیتی خیالات کو کئی سو مضامین کی صورت میں قلمبند کیا اور خاکسار نے بڑی محنت اور صرف کثیر سے چھپوایا حجم ۵۲۰ قیمت تین روپے (۲) حضرت مسیح کشمیر میں مع شاہکار مضامین حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ۱۴ کو فوٹو حجم ۲۲۰ کاغذ ڈمی قیمت دو روپے (۳) واقعہ صلیب مسیح کی چشمدید شہادت مع مقدس کفن دو ہزار سالہ تاریخی داستان قیمت ڈیڑھ روپیہ (۴) اور پنجنگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کشتی نوح سے ہماری تعلیم کا ترجمہ مع فوٹو انگریزی نظم میں قیمت ایک روپیہ۔

حکیم عبد اللطیف شاہد تاجر کتب گولبازار متصل بیت اللباس ربوہ

اعلان نکاح و تقریب رخصتانہ

مورخہ ۲۵ مارچ ۱۹۶۸ء بروز پیر میری لڑکی عزیزہ سیدہ فہمیدہ خاتون کا نکاح بہمراہ عزیزم سید مبشر احمد سلمہ بی اے۔ بی ایل ابن بڑے بھائی مرحوم سید محمد عبد اللہ صاحب جناب پروفیسر مصلح الدین احمد صاحب ایم اے نے بعوض حق مہر مبلغ پانچہزار روپے پڑھایا اور اسی دن تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرماویں کہ خداوند قدوس اس رشتہ کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

(خاکسار سید عبد الستار مونگیری)

ضرورت ہے

ایک معیاری اہلیت کے حامل تجربہ کار اکاؤنٹنٹ کی جسے مشرقی پاکستان کی ایک بہت مشہور اور مضبوط بنیادوں پر قائم فرم میں جس کا ہیڈ کوارٹر ڈھاکہ میں ہے چیف اکاؤنٹنٹ و سیکرٹری فرائض سرانجام دینا ہوں گے۔ جسے کمپنی لاء پر پورا پورا عبور حاصل ہو۔ ہر اور بجٹ امداد شمار اور انکم ٹیکس وغیرہ پر زیادہ دلچسپی خود پوری ذمہ داری کے ساتھ سنبھالنے کی اہلیت رکھتا ہو۔ صرف تجربہ رکھنے والے افراد کو ہی زیر غور لایا جائے گا۔ براہ مہربانی درخواستیں معیاری لیاقت اور تجربہ کی تفصیلات نیز قابل قبول تنخواہ کی وضاحت کے ساتھ درج ذیل پتہ پر ارسال کی جائیں۔

معرفت "الفضل" ربوہ

اکسیر اُپھارہ

کے ایک پیکٹ سے جانوروں کا مہلک اپھارہ فوراً غائب ہو جاتا ہے بند پیکٹوں میں یہ دوا ۲۰ سال تک مؤثر رہتی ہے۔ غیر مفید ثابت ہونے پر قیمت واپس کر دینے کی رعایت فی پیکٹ ۱/ روپیہ درجن یا زیادہ پر کمیشن دو درجن یا زیادہ پر خرچ ڈاک بذمہ کمپنی

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی متصل ڈاکخانہ ربوہ

ذکرِ حبیب کے دلچسپ حالات و واقعات پر مشتمل حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ کے سوانح حیات موسومہ

"ایاز محمود"

جلد اول۔ قیمت اعلیٰ کاغذ دو روپے ادنیٰ کاغذ سوا روپیہ ملنے کا پتہ ملک چین برادرز و الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار

المعلن: منصور احمد خان دار الصدر شرقی ربوہ

۴۔ خاکسار کے پھوپھا مکرم چوہدری سلطان محمود صاحب باجوہ آٹھ نو ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں آج کل زیادہ تکلیف ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

چوہدری مقصود احمد ملک

۵۔ خاکسار اس سال بی کام سال دوم کی تیاری کر رہا ہے۔ میرے بڑے بھائی ملک پرویز احمد اور چھوٹے بھائی منیر حفیظ بالترتیب بی۔ ایس۔ سی اور میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب جماعت ہماری کامیابی کے لئے دعا کریں۔

(خاکسار جمیل حفیظ زعیم مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ لاہور چھاؤنی)

اللہ تعالیٰ نے نہایت عظیم الشّان کام ہمارے سپرد کیا ہے

اس کام کی وسعت اور اہمیّت مقتضی ہے کہ ہم اپنی پوری طاقت اور توجّہ اس پر صرف کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس عظیم الشان کام کی وسعت پر جو جماعتِ احمدیہ کے سپرد کیا گیا ہے روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہمارا کام یعنی تبلیغِ اسلام بہت وسیع ہے۔ انگلستان کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے۔ امریکہ کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے۔ فرانس کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے۔ جرمنی کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے۔ روس کا کام بھی ہمارے ذمّہ ہے۔ چین کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے۔ غرض ساری دنیا کا کام ہمارے ذمہ ہے۔ پھر ان کا کام صرف اس دنیا سے تعلق رکھتا ہے مگر ہمارا کام ہمیشہ کی زندگی سے تعلق رکھتا ہے وہ اس زندگی کو پُرامن بنانے کی کوشش کرتے ہیں مگر ہم نہ صرف اس زندگی کو پُرامن بنانا چاہتے ہیں بلکہ آئندہ زندگی کو پُرامن بنانا بھی ہمارا کام ہے۔ ان کا کام یہیں ختم ہو جاتا ہے لیکن ہمارا کام یہیں پر ختم نہیں ہو جاتا بلکہ ابدالآباد تک چلتا ہے۔ ان کے کام کی حیثیت ایسی ہے جیسے کمانے والے شخص کے مقابلہ میں بچے کے کام کی ہو اور ہمارے کام کی حیثیت بچے کے مقابلے میں کمانے والے شخص کے کام کی ہے۔ بچہ کا کام صرف اتنا ہوتا ہے کہ اس کی باتوں اور حرکات پر ماں باپ ایک آن کی آن خوش ہو کر ہنس لیں لیکن بڑے شخص کے کام پر کنبہ کی زندگی کا دارومدار ہوتا ہے۔ پس ان کے کام یہیں ختم ہو جاتے ہیں مگر ہمارے کام آگے چلتے ہیں۔ اب اگر ان میں سُستی ہو جائے تو سمجھ لو کہ ہم کس قدر سرزنش کے قابل ہوں گے۔

اس کام کے لئے جو اتنا اہم ہے ہمیں بہت بڑی طاقت کی ضرورت ہے اور اگر اس کے لئے پوری طاقت صرف نہ کی جائے تو ممکن ہے کہ پہلی محنت بھی ضائع ہو جائے۔ اگر محنت کی رفتار یہ ہوگی جو ایک بہتے ہوئے پرنالہ کے سامنے ایک تولہ مٹی کی ہوتی ہے تو خواہ کئی آدمی کام پر لگ جائیں وہ پرنالے کو بند نہ کر سکیں گے اور ان کی محنت اکارت جائے گی۔ پس ہماری جماعت کا فرض ہے کہ اس کا ہر ایک فرد پوری طاقت اور توجہ سے اس کام میں لگ جائے مگر افسوس ہے کہ ہماری جماعت میں کم لوگ ہیں جنہوں نے اپنے کام کی اہمیت کو سمجھا ہے اور پھر اور بھی کم ہیں جنہوں نے سمجھ کر اس کے مناسب حال طاقت خرچ کی ہے۔ ہمارا کام تو اس قسم کا ہے کہ ہماری جماعت کے ہر چھوٹے بڑے عالم۔ غیر عالم۔ امیر۔ غریب۔ بچے۔ بوڑھے مرد عورتیں اس میں لگ جائیں۔ دیکھو جس وقت مکان خطرے میں ہو تو یہی نہیں کہ بڑے ہی کام میں لگتے ہیں بلکہ بچے بوڑھے عورتیں سب کے سب کام میں مصروف ہو جاتے ہیں۔

جب گھر میں آگ لگی ہوئی ہو تو نہ بچہ کے لئے آرام ہوتا ہے نہ عورت اور بوڑھے کے لئے بلکہ اس وقت گھر کا ہر ایک فرد کام میں تندہی سے مصروف ہو جاتا ہے۔ اس صورت میں کامیابی کی امید ہوتی ہے۔ اس وقت دنیا میں آگ لگی ہے اور ہمارا فرض ہے کہ ہم اس آگ کو بجھائیں۔ اگرچہ ہماری جماعت تھوڑی ہے اور اگر وہ ساری بھی لگ جائے تو کام کے مقابلے میں اس کی کوشش تھوڑی ہی ہوگی مگر جس کا یہ کام ہے اس کا وعدہ ہے کہ جب ہم اپنی تمام طاقت لگا دیں گے تو وہ مدد کرے گا اور خود اس کام کو درست کر دے گا۔ اس کا وعدہ ہے جب تم اپنی طرف سے پوری سعی کرو گے تو باقی سوراخ جو بند نہ کر سکو گے وہ خود بند کر دے گا اگر خود کام میں سُستی کرو گے تو اس کی طرف سے مدد نہیں آ سکتی۔ لیکن جب تم اپنی طاقت خرچ کرو گے تو خدا کی غیرت جوش میں آئے گی کہ میرے بندے کمزور ہو کر اس کام میں لگے ہیں تو میں طاقتور ہو کر کیوں نہ ان کے کام کو انجام دوں اور جب اس کی مدد آ جاتی ہے تو ناممکن کام بھی ممکن ہو جاتے ہیں اور کمزور طاقتور ہو جاتے ہیں۔"

(

اہم اور ضروری خبروں کا خلاصہ

سائیگون کے شمال میں ۷ گھنٹے تک زبردست لڑائی

سائیگون ۳ر اپریل۔ ویٹ کانگ چھاپہ ماروں نے صدر جانسن کی طرف سے جزوی طور پر بمباری بند کرنے کے اعلان کے فوراً بعد کل دارالحکومت سائیگون کے قریب تان سن ہٹ کے ہوائی اڈہ پر زبردست حملہ کیا۔ تین دوسرے امریکی اڈوں پر بھی گولہ باری کی گئی۔ چھاپہ ماروں نے امریکہ کے تیل اور پٹرول کے سب سے بڑے ذخیرے پر بھی گولے برسائے۔ ایک گولہ پٹرول اور تیل کے ذخیرہ میں لگا جس سے آگ لگ گئی۔ آگ پر کئی گھنٹہ بعد تک قابو نہیں پایا جا سکا۔

سائیگون سے آٹھ میل شمال میں سرکاری فوجیوں اور ویٹ کانگ میں ایک جھڑپ بھی ہوئی۔ یہ جھڑپ سات گھنٹے جاری رہی۔

ہم تنہا جنگ جاری رکھیں گے۔ جنرل تھیو

سائیگون ۳۔ اپریل۔ جنوبی ویٹ نام کے صدر نگوئین وان تھیو نے کہا ہے کہ اگر امریکہ جنوبی ویٹ نام سے اپنی فوجیں واپس بلانے کی درخواست کرے تو جنوبی ویٹ نام کی حکومت ۱۹۶۸ء کے آخر میں فوجوں کے بتدریج انخلاء پر رضامند ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم تنہا جنگ جاری رکھیں گے۔

عرب علاقے خالی کرانے کے لئے فوجی کارروائی کا منصوبہ

قاہرہ ۳۔ اپریل۔ عرب ممالک اسرائیل سے عرب علاقے خالی کرانے کے بارے میں ایک خفیہ منصوبے پر غور کر رہے ہیں جو الجزائر نے تیار کیا ہے۔ باخبر ذرائع کے مطابق الجزائر نے تجویز پیش کی ہے کہ اسرائیل پر فی الفور حملہ کر دیا جائے اور اس مقصد کے لئے عرب افواج کی ایک مشترکہ کمان قائم کی جائے۔ الجزائر کا کہنا ہے کہ عرب سربراہوں کی کانفرنس فوراً منعقد کی جائے اور اس میں اسرائیل کے خلاف فوجی کارروائی کے منصوبے کو آخری شکل دی جائے۔ قاہرہ کے باخبر ذرائع کا کہنا ہے کہ الجزائر کے اس منصوبے کو عربوں میں مقبولیت حاصل ہو رہی ہے۔ اور شاہ حسین آئندہ ہفتے اس منصوبے پر بات چیت کے لئے قاہرہ آ رہے ہیں۔

مصر کو مزید امداد دی جائیگی

قاہرہ ۳ر اپریل۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر جمال عبدالناصر نے کل اپنے صدارتی محل میں روس کے وزیرِ دفاع گریشکو سے بات چیت کی اور مشرقِ وسطیٰ کی صورتِ حال سے متعلق تفصیلی تبادلہ خیال کیا۔ باخبر ذرائع کا خیال ہے کہ دونوں راہنماؤں نے اسرائیل کی فوجی برتری کا مقابلہ کرنے کے لئے مصر کو مزید روسی اسلحہ مہیا کرنے کے امکانات کا جائزہ لیا۔

سلامتی کونسل سے پاکستان کا مطالبہ

نیویارک ۳ر اپریل۔ پاکستان نے سلامتی کونسل پر زور دیا ہے کہ اسرائیل کو کونسل کی پچھلی قرارداد پر عملدرآمد کے لئے مجبور کیا جائے اور عربوں کے مقبوضہ علاقے خالی کرائے جائیں۔ کل رات جب اردن اور اسرائیل کی حالیہ جھڑپوں پر غور کرنے کے لئے سلامتی کونسل کا اجلاس ہوا تو پاکستانی نمائندے مسٹر آغا شاہی نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ اسرائیل بدستور اقوامِ متحدہ کو نظرانداز کر رہا ہے اور عربوں کے مقبوضہ علاقے خالی کرنے پر آمادہ نہیں ہے۔

آغا شاہی نے کہا کہ اسرائیل نے اقوامِ متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے ایلچی مسٹر گنرجارنگ سے ذرا سا بھی تعاون نہیں اور اس کے نتیجہ میں تصفیہ کی کوششیں ناکام ہو گئیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اسرائیل کو اپنا رویہ تبدیل کرنے پر مجبور کیا جائے اور اس کے خلاف پابندیاں عاید کی جائیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴